سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوْت

تفصیلی سوالات

سوال15: سورۃ العنکبوت پر ایک مفصل مضمون تحریر کیجیے۔

جواب: **سورۃ العنکبوت کا تعارف اور مضامین**

اجمالی خاکہ:

سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوْتِ مکّی سورت ہے۔ اس میں انہتر (69) آیات اور سات (7) رکوع ہیں۔

وجہ تسمیہ:

عنکبوت کا معنیٰ ہے: مکڑی۔ اس سورت کی آیت اکتالیس (41) میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مشرکین کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے مکڑی کے جالے پر بھروسا کر رکھا ہو۔ اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوْتِ ہے۔

سورۃ العنکبوت کا خلاصہ:

سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوْتِ کا خلاصہ "کافروں کا ظلم سہنے والے مظلوم مسلمانوں کو تسلّی دینا" ہے۔

مرکزی مضامین

مشرکینِ مکہ کی مخالفت:

سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوْتِ اس زمانے میں نازل ہوئی جب مشرکینِ مکّہ حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور صحابہ کرام کی رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ کی شدید ترین مخالفت کر رہے تھے۔

توحید کی دعوت:

حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ شروع سے اپنی قوم میں اعلیٰ صفات اور پاکیزہ و بلند کردار کی وجہ سے نہایت مقبول تھے، لیکن جب آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے لوگوں کو ایک اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کی دعوت دی تو قوم آپ کی مخالف ہو گئی۔

مشرکینِ مکہ کے مظالم:

کفارِ مکہ نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں طرح طرح کی باتیں گھڑنا شروع کر دیں۔ یہ باتیں سن کر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو بے حد رنج ہوتا، کیوں کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو امید تھی کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی قوم اس راہِ حق میں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ساتھ دے گی۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو صبر کی تلقین:

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اپنی قوم کے رویّے کا دکھ تھا، اس پر اللہ تعالیٰ نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اس سورت میں صبر کرنے کی تلقین فرمائی اور آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو تسلّی دی۔

مسلمانوں کی حوصلہ افزائی:

مشرکین نے نہ صرف حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات مبارکہ کو نشانہ بنایا، بلکہ دوسرے مسلمان بھی ان کی زیادتیوں سے محفوظ نہ تھے۔ ظلم اور تشدّد کے اس دور میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی ہدایت، ان کی تسلّی اور حوصلہ افزائی کے لیے سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ نازل فرمائی جس میں مسلمانوں کو صبر کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

انبیاء کرام علیہ السلام کی سنت کے ذریعے تسلّی:

اس سورت میں کئی انبیاء کرام علیہم السلام کی زندگی کو بطورِ مثال پیش کیا گیا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کی ساڑھے نو سو سال کی ثابت قدمی، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی لازوال قربانیاں، حضرت لوط علیہ السلام کا قوم کی مخالفت پر صبر، حضرت شعیب علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اپنی اپنی قوموں سے کش مکش کا ذکر فرماکر مسلمانوں کے حوصلے بلند کیے گئے ہیں۔

اللہ سے تعلق کی مضبوطی:

سورۃ العنکبوت میں مسلمانوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ ظلم وستم کے اس دور میں قرآنِ مجید کی تلاوت، نماز کا اہتمام اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرکے اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلّق کو مضبوط بنائیں۔

مسلمانوں کے لیے خوشخبری:

سورۃ العنکبوت کے آخر میں مسلمانوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جدوجہد کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے لیے بہت سی راہیں کھول دیتا ہے۔

سوال16: سورۃ العنکبوت کے علمی و عملی نکات تحریر کریں۔

جواب:

<u>سورۃ العنکبوت کے علمی و عملی نکات</u>

سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ کا مطالعہ کرنے سے جو علمی و عملی باتیں معلوم ہوتی ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں:

اہلِ ایمان کی آزمائش:

ہمیں یہ خیال نہیں کرنا چاہیے کہ صرف زبانی ایمان کا دعویٰ کرنے پر ہم چھوڑ دیے جائیں گے، بلکہ اللہ تعالیٰ ہمیں زمائے گا اور سچے اور جھوٹے لوگوں کو الگ الگ کرکے رہے گا۔ (سورۃ العنکبوت: 3-2)

اللہ کو عبادت کی حاجت نہیں:

جو دین کے کام کے لیے جدوجہد کرتا ہے تو اپنے ہی بھلے یعنی اجر وثواب کے لیے کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو ہماری عبادت کی کوئی حاجت نہیں۔ (سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ: 6)

مشرک کی مثال:

شرک کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کسی مکڑی کے جالے کو اپنا سہارا بنایا ہو۔ (سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ: 41)

ہجرت کرنا نیکی:

اللہ تعالیٰ کے دین کے لیے ہجرت کرنا ایک بڑی نیکی ہے۔ (سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ: 56)

تمام مخلوقات کا رازق

اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات کا رازق ہے، چناں چہ ہمیں رزق کے حوالے سے اللہ تعالیٰ سے ہی امید رکھنی چاہیے۔ (سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ: 60)

مشکل میں اللہ تعالیٰ کو پکارنا:

ہمیں مشکل میں اللہ تعالیٰ کو ہی پکارنا چاہیے اور مشکل سے نکلنے پر اللہ تعالیٰ کا ہی شکر ادا کرنا چاہیے۔ (سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ: 65)

دعا

رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ (سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوْتِ: 30)

ترجمہ: اے میرے ربّ! میری مدد فرما ان فساد مچانے والے لوگوں کے مقابلہ میں۔

﴿مختصر سوالات﴾

سوال114: سو
رۃالعنکبوت کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

جواب: **وجہ تسمیہ**

عنکبوت کا معنٰی ہے: مکڑی۔ اس سورت کی آیت اکتالیس (41) میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مشرکین کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے مکڑی کے جالے پر بھروسا کر رکھا ہو۔ اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوْتِ ہے۔

سوال115: سو
رۃالعنکبوت کا خلاصہ لکھیں۔

جواب: **سورۃ العنکبوت کا خلاصہ**

سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوْتِ کا خلاصہ "کافروں کا ظلم سہنے والے مظلوم مسلمانوں کو تسلّی دینا" ہے۔

سوال116: سو
رۃالعنکبوت کے مرکزی مضامین تحریر کریں۔

جواب: **مرکزی مضامین**

سورۃ العنکبوت کے درج ذیل مرکزی مضامین ہیں:

- مشرکینِ مکہ کی مخالفت
- آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی توحید کی دعوت
- آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر مشرکینِ مکہ کے مظالم
- نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ صبر کی تلقین
- مسلمانوں کی تسلّی اور حوصلہ افزائی
- مسلمانوں کے لیے خوشخبری

سوال117: سو
رۃالعنکبوت میں کن انبیاء کرام علیہ السلام کی زندگی کے ذریعے مسلمانوں کو تسلّی دی گئی ہے؟

جواب: **انبیاء کرام علیہ السلام**

اس سورت میں کئی انبیاء کرام علیہم السلام کی زندگی کو بطورِ مثال پیش کیا گیا ہے:

- حضرت نوح علیہ السلام کی ساڑھے نو سو سال کی ثابت قدمی
- حضرت ابراہیم علیہ السلام کی لازوال قربانیاں
- حضرت لوط علیہ السلام کا قوم کی مخالفت پر صبر
- حضرت شعیب علیہ السلام
- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اپنی اپنی قوموں سے کش مکش کا ذکر فرما کر مسلمانوں کے حوصلے بلند کیے گئے ہیں۔

سوال118: مسلما

ن کس طرح اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق مضبوط کر سکتے ہیں؟

جواب: **اللہ تعالیٰ سے تعلق کی مضبوطی**

مسلمانوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ ظلم و ستم کے اس دور میں قرآنِ مجید کی تلاوت، نماز کا اہتمام اور کثرت سے اللہ کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلّق کو مضبوط بنائیں۔

سوال119: سو

رۃ العنکبوت میں مسلمانوں کے لیے کیا خوشخبری بیان کی گئی ہے؟

جواب: **مسلمانوں کے لیے خوشخبری**

سورت کے آخر میں مسلمانوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جدوجہد کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے لیے بہت سی راہیں کھول دیتا ہے۔

سوال120: مشر

کینِ مکہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے مخالف کیوں ہوگئے؟

جواب: **مشرکینِ مکہ کی مخالفت**

حضرت محمد رَسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ شروع سے اپنی قوم میں اعلیٰ صفات اور پاکیزہ و بلند کردار کی وجہ سے نہایت مقبول تھے، لیکن جب آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے لوگوں کو ایک اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کی دعوت دی تو قوم آپ کی مخالف ہو گئی۔

سوال121: سو

رۃ العنکبوت کے اہم علمی و عملی نکات تحریر کریں۔

جواب: **علمی و عملی نکات**

سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوْتِ کا مطالعہ کرنے سے جو علمی و عملی باتیں معلوم ہوتی ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں:

- ہمیں یہ خیال نہیں کرنا چاہیے کہ صرف زبانی ایمان کا دعویٰ کرنے پر ہم چھوڑ دیے جائیں گے، بلکہ اللہ تعالیٰ ہمیں زمائے گا اور سچے اور جھوٹے لوگوں کو الگ الگ کر کے رہے گا۔ (سورۃ العنکبوت: 3-2)
- جو دین کے کام کے لیے جدوجہد کرتا ہے تو اپنے ہی بھلے یعنی اجر و ثواب کے لیے کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو ہماری عبادت کی کوئی حاجت نہیں۔ (سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوْتِ: 6)

سوال122: رَ

بِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ کا بامحاورہ ترجمہ لکھیں۔

جواب: **ترجمہ**

اے میرے ربّ! میری مدد فرما ان فساد مچانے والے لوگوں کے مقابلہ میں۔

سوال123: تما

م مخلوقات کا رازق کون ہے؟

جواب: **مخلوقات کا رازق**

اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات کا رازق ہے، چناں چہ ہمیں رزق کے حوالے سے اللہ تعالیٰ سے ہی امید رکھنی چاہیے۔(سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوْتِ: 60)

﴿کثیر الانتخابی سوالات﴾

1۔ عنکبوت کا معنیٰ ہے:

(A) چیونٹی (B) شہد کی مکھی (C) مکڑی (D) مچھر

2۔ سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوْتِ میں مسلمانوں کو ہدایت کی گئی:

(A) اللہ تعالیٰ سے تعلق مضبوط کرنے کی (B) جدوجہد کی

(C) صبر کرنے کی (D) ان تینوں کاموں کی

3۔ مکڑی کے جالے پر اعتماد کرنے والوں سے تشبیہ دی گئی ہے:

(A) یہودیوں کو (B) بے عمل عالموں کو (C) مشرکین کو (D) غیبت کرنے والوں کو

4۔ اپنی قوم کو ساڑھے نو سو سال تبلیغ کی:

(A) حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَامْ نے (B) حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَامْ نے (C) حضرت لوط رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (D) حضرت ھود عَلَیْہِ السَّلَامْ

5۔ اللہ تعالیٰ رازق ہے:

(A) انسانوں کا (B) جانوروں کا (C) پرندوں کا (D) تمام مخلوقات کا

6۔ سورۃ العنکبوت سورت ہے:

(A) مکی (B) مدنی (C) مکی و مدنی (D) ان میں سے کوئی نہیں

7۔ سورۃ العنکبوت کی کل آیات ہیں:

(A) 60 (B) 65 (C) 69 (D) 75

8۔ سورۃ العنکبوت کے کل رکوع ہیں:

(A) 7 (B) 9 (C) 11 (D) 13

9۔ سورۃ العنکبوت کی کس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مشرکین کی مثال مکڑی کے جالے سے دی ہے؟

(A) 35 (B) 41 (C) 47 (D) 53

10۔ حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مشرکینِ مکہ کو دعوت دی:

(A) توحید کی (B) نماز کی (C) زکوٰۃ کی (D) حج کی

11۔ سورۃ العنکبوت میں کتنے انبیاء کرام علیہ السلام کا تذکرہ ہے:

(A) 4 (B) 5 (C) 6 (D) 7

12۔ اللہ تعالیٰ کن کے لیے راہیں کھول دیتا ہے؟

(A) جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جدوجہد کرتے ہیں (B) زکوۃ دینے والوں کے لیے

(C) روزہ رکھنے والوں کے لے (D) بیان کرنے والوں کے لیے

13۔ اللہ تعالیٰ آزماتے ہیں:

(A) منافقین کو (B) مشرکین کو (C) اہلِ ایمان کو (D) غریبوں کو

14۔ بہت بڑی نیکی ہے:

(A) اللہ تعالیٰ کے دین کے لیے خرچ کرنا (B) اللہ تعالیٰ کے دین کے لیے مدد کرنا

(C) اللہ تعالیٰ دین کے لیے ہجرت کرنا (D) اللہ تعالیٰ کے دین کے لیے جہاد کرنا

﴿کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات﴾

14	13	12	11	10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
C	C	A	B	A	B	A	C	A	D	B	C	D	C

﴿مشقی سوالات﴾

1۔ درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

vi. عنکبوت کا معنیٰ ہے:

(A) چیونٹی (B) شہد کی مکھی (C) مکڑی (D) مچھر

vii. سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوْتِ میں مسلمانوں کو ہدایت کی گئی:

(A) اللہ تعالیٰ سے تعلق مضبوط کرنے کی (B) جدوجہد کی

(C) صبر کرنے کی (D) ان تینوں کاموں کی

viii. مکڑی کے جالے پر اعتماد کرنے والوں سے تشبیہ دی گئی ہے:

(A) یہودیوں کو (B) بے عمل عالموں کو (C) مشرکین کو (D) غیبت کرنے والوں کو

ix. اپنی قوم کو ساڑھے نو سو سال تبلیغ کی:

(A) حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَامْ نے (B) حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَامْ نے (C) حضرت لوط رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (D) حضرت ھود عَلَیْہِ السَّلَامْ

x. اللہ تعالیٰ رازق ہے:

(A) انسانوں کا (B) جانوروں کا (C) پرندوں کا (D) تمام مخلوقات کا

﴿مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات﴾

5	4	3	2	1
D	B	C	D	C

2۔ مختصر جواب دیجیے۔

i. سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوْتِ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

جواب: <u>وجہ تسمیہ</u>

عنکبوت کا معنیٰ ہے: مکڑی۔ اس سورت کی آیت اکتالیس (41) میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مشرکین کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے مکڑی کے جالے پر بھروسا کر رکھا ہو۔ اسی لیے اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوْتِ ہے۔

ii. سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوْتِ کا خلاصہ لکھیے۔

جواب: **سورۃ العنکبوت کا خلاصہ**

سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوْتِ کا خلاصہ "کافروں کا ظلم سہنے والے مظلوم مسلمانوں کو تسلّی دینا" ہے۔

iii. سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوْتِ کے اہم علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کیجیے۔

جواب: **علمی و عملی نکات**

سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوْتِ کا مطالعہ کرنے سے جو علمی و عملی باتیں معلوم ہوتی ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں:

- ہمیں یہ خیال نہیں کرنا چاہیے کہ صرف زبانی ایمان کا دعویٰ کرنے پر ہم چھوڑ دیے جائیں گے، بلکہ اللہ تعالیٰ ہمیں زمائے گا اور سچے اور جھوٹے لوگوں کو الگ الگ کر کے رہے گا۔ (سورۃ العنکوبت: 3-2)
- جو دین کے کام کے لیے جدوجہد کرتا ہے تو اپنے ہی بھلے یعنی اجر وثواب کے لیے کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو ہماری عبادت کی کوئی حاجت نہیں۔ (سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوْتِ: 6)

3۔ تفصیلی جواب دیں:

i. سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوْتِ پر ایک مفصّل مضمون تحریر کیجیے۔

جواب: تفصیلی سوال نمبر 1، 2

سرگرمیاں برائے طلبہ:

سوال 1: اسلامی دعوت کے ابتدائی زمانہ میں مکّہ مکّرمہ کے مسلمانوں کو جس ظلم وستم کا سامنا تھا اس کی کچھ مثالیں سیرتِ طیّبہ کی کتابوں سے جمع کیجیے۔

جواب: **کفار کے ظلم وستم**

حضرت بلال حبشیؓ مسجد نبوی خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ہمیشہ مؤذن رہے۔ شروع میں وہ ایک کفر امیہ بن خلف کے غلام تھے، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں خرید کر آزاد کر دیا، اسلام لانے کے بعد انہیں طرح طرح کی تکلیفیں دی جاتی تھیں امیہ بن خلف جو مسلمانوں کا سخت دشمن تھا ان کو سخت گرمی میں دوپہر کے وقت تپتی ہوئی ریت پر لٹا کر ان کے سینے پر پتھر کی بڑی سیل رکھ دیتا تھا تا کہ وہ حرکت نہ کر سکیں مگر وہ اس حالت میں بھی احد احد کہتے تھے انہیں مکہ کے لڑکوں کے حوالے کر دیا جاتا کہ وہ ان کو گلی کوچوں میں چکر دیتے پھریں اور یہ تھے کہ اللہ ایک ہے کہ صدا لگاتے اس کا انہیں یہ صلہ ملا کر حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے دربار میں مؤذن بنے اور سفر حضر میں ہمیشہ اذان کی خدمت ان کے سپرد ہوئی۔

سوال 2: مکڑی کے بارے میں جدید سائنسی تحقیقات کیا کہتی ہیں، اس بارے میں اپنی معلومات کو وسعت دیجیے۔

جواب: **سائنسی تحقیقات**

قرآن مجید میں کفار کو مخاطب کرتے ہوئے مکڑی کی مثال دے کر اللہ تعالیٰ واضح کرتے ہیں کہ دنیا کے سہارے بہت ہی کمزور ہے جیسا کہ مکڑی کا گھر کمزور ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ جدید سائنسی تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ مادہ مکڑی انڈے دینے کے بعد نر مکڑی کو مار دیتی ہے۔ اس کے بعد جب بچے بڑے ہوتے ہیں تو وہ مادہ مکڑی کو مار کر بھی باہر پھینک دیتے ہیں۔ اس سورت کے اندر بھی اللہ تعالیٰ نے مختلف فرقوں کے متعلق واضح کیا ہے۔ اور کمزور گھر اور کمزور سہارے سے مراد خانہ جنگی ہے۔ کیونکہ مکڑی کی پوری زندگی خانہ جنگی میں گزرتی ہے۔

برائے اساتذہ کرام:

سوال1: گناہ اور نافرمانی پر دنیاوی اور اخروی سزاؤں سے متعلق طلبہ کو آگاہ کیجیے۔

جواب: **گناہ اور نافرمانی پر سزا**

گناہ اور نافرمانی پر دنیا و آخرت میں مختلف سزائیں ملتی ہیں۔ گناہ کی مختلف اقسام ہیں:

- گناہ کبیرہ (بڑے گناہ)

شرک کرنا، قتل کرنا، والدین کے ساتھ بدسلوکی کرنا، جھوٹی قسم کھانا، بہتان لگانا، غیبت کرنا

- گناہ صغیرہ (چھوٹے گناہ)

جھوٹ، چوری، چغلی، دل آزاری، حقوق العباد ادا نہ کرنا

شرک کی سزا اللہ تعالیٰ نے آخرت کے جہنم کی صورت میں رکھی ہے دیگر گناہوں کی سزا اللہ تعالیٰ دنیا میں بیماری، تنگدستی، قرض، اولاد کی نافرمانی کی صورت میں بھی دیتے ہیں اور آخرت میں ان کا ٹھکانہ بہت ہی بُرا ہو گا۔

سوال2: ایمان والوں پر آنے والی آزمائشوں اور ان پر صبر سے متعلق طلبہ کو بتائیں۔

جواب: **ایمان والوں کے واقعات**

حضرت بلال حبشیؓ مسجد نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ہمیشہ مؤذن رہے۔ شروع میں وہ ایک کفر امیہ بن خلف کے غلام تھے، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں خرید کر آزاد کر دیا، اسلام لانے کے بعد انہیں طرح طرح کی تکلیفیں دی جاتی تھیں امیہ بن خلف جو مسلمانوں کا سخت دشمن تھا ان کو سخت گرمی میں دوپہر کے وقت تپتی ہوئی ریت پر لٹا کر ان کے سینے پر پتھر کی بڑی سیل رکھ دیتا تھا تاکہ وہ حرکت نہ کر سکیں مگر وہ اس حالت میں بھی احد احد کہتے تھے انہیں مکہ کے لڑکوں کے حوالے کر دیا جاتا کہ وہ ان کو گلی کوچوں میں چکر دیتے پھریں اور یہ تھے کہ اللہ ایک ہے کہ صدا لگاتے اس کا انہیں یہ صلہ ملا کر حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے دربار میں مؤذن بنے اور سفر خضر میں ہمیشہ اذان کی خدمت ان کے سپرد ہوئی۔

نوٹ: اساتذہ طلبا کو حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سمعیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق بتائیں۔

سوال3: صبر پر ملنے والے دنیاوی اور اخروی اجر و ثواب کے بارے میں طلبہ کو بتائیں۔

جواب: **صبر کا اجر و ثواب**

صبر کا مفہوم:

لغوی معانی: صبر کے لغوی معانی ہیں روکنا، برداشت کرنا۔

اصطلاحی مفہوم: ناخوشگوار حالات میں اپنے نفس پر قابو رکھنا اور تکلیف، پریشانی اور گھبراہٹ کے عالم میں ثابت قدمی اور ہمت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے رب پر بھروسہ کرنا صبر کہلاتا ہے۔

صابرین کو خوشخبری:

خدا قادر و کریم اور مالک و مختار ہے۔ وہ اپنے بندوں کو کبھی مصائب دے کر آزماتا ہے تو کبھی خوشحالی اور آسانیاں دے کر آزماتا ہے۔ جو بندہ مصائب میں صبر اور خوشحالی میں شکر ادا کرتا ہے اللہ اس پر راضی ہوتا ہے اور اس کو اچھا بدلہ اور اجرِ عظیم کی خوش خبری عطا فرماتا ہے گویا صبر شرطِ کامیابی ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ

ترجمہ: "اور ہم کسی قدر خوف، بھوک اور مال اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے تمھاری آزمائش کریں گے تو صبر کرنے والوں کو اللہ کی خوشنودی کی بشارت سنادو" (البقرۃ:۵۵۱)

بے حساب اجر کا وعدہ:

اللہ تعالیٰ کے ہاں صبر کرنے والوں کے لیے بے شمار اجر و ثواب ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَہُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ

ترجمہ: بے شک صبر کرنے والوں کو اُن کا اجر بے حساب ملے گا۔ (الزمر:۰۱)

اللہ تعالیٰ کی معیت:

زندگی کی راہوں پر چلتے ہوئے انسان کو طرح طرح کی مشکلات اور آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جو لوگ مصائب کو ہمت اور صبر سے برداشت کرتے ہیں ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ یقین دلاتا ہے کہ "تم گھبراؤ مت، میری رحمت اور مدد تمھارے ساتھ ہے۔" اللہ کا فرمان ہے:

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ

"بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔" (البقرۃ:۳۵۱)

قابل ستائش لوگ:

جو لوگ مشکلات اور پریشانیوں کو اللہ کی طرف سے آزمائش سمجھ کر سہہ لیتے ہیں اور زبان پر شکوہ اور بے صبری کا مظاہرہ نہیں کرتے اللہ تعالیٰ ایسے بندوں سے محبت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد:

وَاللّٰہُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ

"اور اللہ صبر کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔" (آل عمران:۶۴۱)

بہتر انجام کی خوشخبری

شکوہ، رنج و الم کرنے والے کو سوائے شکوہ کے کچھ نہیں ملتا مگر جو لوگ ثابت قدمی، ہمت اور صبر کا دامن تھامے رکھتے ہیں انھیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہتر انجام کی خوش خبری دی گئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَنَجْزِیَنَّ الَّذِیْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَھُمْ بِاَحْسَنِ مَاکَانُوْا یَعْمَلُوْنَ

"اور جن لوگوں نے صبر کیا ہم ان کو ان کے اعمال کا بہت اچھا بدلہ دیں گے" (النحل:۶۹)

ایک اور جگہ پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ

"اور تمھارا صبر کرنا تمہارے لیے بہتر ہے۔" (النساء: ۵۲)

صبر کا اجر جنت:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ جو لوگ دنیا میں صبر کریں گے اللہ تعالیٰ ان کو اس کے بدلے جنت عطا فرمائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَجَزٰھُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّۃً وَّحَرِیْرًا

"اور اس بات کے عوض کہ انھوں نے صبر کیا ہے انھیں جنت اور ریشمی لباس عطا فرمائے گا۔" (الدھر:۲۱)

کامیابی کی خوشخبری:

وہ لوگ جو مصیبت آنے پر صبر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارا تو سب کچھ اللہ کے لیے ہے اور ہم نے اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں حقیقی کامیابی کی خوش خبری سناتا ہے۔ اللہ فرماتا ہے:

وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَO الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْہُمْ مُّصِیْبَۃٌلا قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَO

"خوشخبری سنا دیں صبر کرنے والوں کو جن پر کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں: بے شک ہم بھی اللہ ہی کا مال ہیں اور ہم اسی کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں۔" (البقرہ:۱۵۶-۱۵۵)

سوال4: سورۃ العنکبوت میں آنے والے مشکل قرآنی الفاظ کے معانی کی وضاحت کیجیے۔

جواب: **مشکل الفاظ کے معانی**

اساتذہ طلبا کی مدد کریں۔

سوال5: دنیاوی معاملات میں سیرت نبوی خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اہمیت کے بارے میں طلبہ کی رہ نمائی کیجیے۔

جواب: **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرت کی اہمیت**

حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ بہت ہی عظیم ہستی ہیں۔ حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا کسی بھی عام انسان کے ساتھ شمار نہیں کیا جا سکتا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اللہ کے محبوب اور ہمارے آخری نبی ہیں۔ آپ ہی سے ساری دنیا میں اسلام کی روشنی پھیلی اور جہالت کا خاتمہ ہوا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اخلاق کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خوش اخلاقی نے ہی سب کے دلوں کو جیت لیا اور کافر بھی کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرت نا صرف عرب بلکہ پوری دنیا کے لیے نمونہ ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ بچوں، بوڑھوں، عورتوں، جانوروں، قوم در قوم، ملک در ملک، قریہ بہ قریہ یہاں تک کے بے جان اور نباتات کے لیے مثال بن کر آئے۔ سورت قلم آیت نمبر ۴ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

یہاں سے کاٹیں

سیلف ٹیسٹ

وقت: 40 منٹ **کل نمبر: 25**

سوال32: ہر سوال کے لیے چار ممکنہ جوابات (A)، (B)، (C) اور (D) دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔ **(5×1=5)**

(xliii) عنکبوت کا معنٰی ہے:

(A) چیونٹی (B) شہد کی مکھی (C) مکڑی (D) مچھر

(xliv) سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوْتِ میں مسلمانوں کو ہدایت کی گئی:

(A) اللہ تعالیٰ سے تعلق مضبوط کرنے کی (B) جدوجہد کی

(C) صبر کرنے کی (D) ان تینوں کاموں کی

(xlv) مکڑی کے جالے پر اعتماد کرنے والوں سے تشبیہ دی گئی ہے:

(A) یہودیوں کو (B) بے عمل عالموں کو (C) مشرکین کو (D) غیبت کرنے والوں کو

(xlvi) اپنی قوم کو ساڑھے نو سو سال تبلیغ کی:

(A) حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَامُ نے (B) حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَامُ نے (C) حضرت لوط رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ (D) حضرت ہود عَلَیْہِ السَّلَامُ

(xlvii) اللہ تعالیٰ رازق ہے:

(A) انسانوں کا (B) جانوروں کا (C) پرندوں کا (D) تمام مخلوقات کا

سوال33: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔ **(5×2=10)**

(xli) سورۃ العنکبوت کو یہ نام کیوں دیا گیا ہے؟

(xlii) سورۃ العنکبوت کے مرکزی مضامین بتائیں۔

(xliii) سورۃ العنکبوت میں کن انبیاء علیہ السلام کا تذکرہ ہے۔

(xliv) سورۃ العنکبوت کا خلاصہ کیا ہے؟

(xlv) سورۃ العنکبوت کے علمی و عملی نکات میں سے دو تحریر کریں۔

سوال34: تفصیلی جواب لکھیں۔ **(7×1=7)**

سورۃ العنکبوت پر ایک مفصل مضمون تحریر کریں۔

سوال35: دی گئی آیت کا ترجمہ لکھیں۔ **(3×1=3)**

رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ (سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوْتِ: 30)

LAST HOPE STUDY